بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

فیصلے کی گھڑی

عراق کے شہروں، خصوصاً بغداد پر امریکی اور برطانوی طیاروں کی ہولناک بمباری جاری ہے۔ ہزاروں بے گناہ شہری ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ روزانہ بے شمار عمارتیں ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہوتی اور سینکڑوں کی تعداد میں عراقی عوام خون میں نہلائے جاتے ہیں۔ امریکہ کی اس غنڈہ گردی، ہٹ دھرمی اور ظالمانہ کارروائی پر ملتِ اسلامیہ کا ہر دردمند فرد تو خون کے آنسو روتا ہی ہے، پورا عالم انسانیت بھی بلاتفریق دین و مذہب سراپا احتجاج بن کر سڑکوں پر نکل آیا ہے لیکن امریکی صدر جارج ڈبلیو بش جو خود کو ''مامور من اللہ'' سمجھتا ہے، بہرصورت عراق پر قبضے کے دیرینہ خواب کی تکمیل چاہتا ہے۔ گریٹر اسرائیل کے قیام کی راہ ہموار کرنا وہ اپنا دینی و مذہبی فریضہ گردانتا ہے۔ امریکہ کو خلاف توقع عراق میں شدید مزاحمت کا سامنا ہے۔ اس کا اچھا خاصا جانی و مالی نقصان ہو چکا ہے اور امریکہ کو بادلِ نخواستہ یہ اعتراف کرنا پڑا ہے کہ یہ جنگ خاصی طویل ہو سکتی ہے۔ مغربی پریس رمزفیلڈ کے جنگی پلان کو شدید طور پر تنقید کا نشانہ بنا رہا ہے۔ اخباری ذرائع کے مطابق خلیج میں موجود امریکی و اتحادی فوجیوں کے حوصلے پست نظر آتے ہیں—— دوسری جانب نہ صرف یہ کہ صدام حسین امریکہ کے لئے لوہے کا چنا ثابت ہوا ہے بلکہ عراقی عوام بھی بے پناہ جرات و حوصلے کے ساتھ امریکی وحشیانہ جارحیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ پورے عالم عرب سے جوشیلے اور جذبہ جہاد رکھنے والے نوجوان بھی کھنچ کر عراق پہنچ رہے ہیں—— امریکہ نے عراق کے خلاف حالیہ جنگ کی عمارت اپنی اخلاقی شکست کے ملبے پر اٹھائی ہے—— اس نے پورے عالم اسلام کو اپنا مخالف تو بنا ہی لیا ہے، عالم عیسائیت کو بھی دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ بش نے بہت بڑا جوا کھیلا ہے۔ اس کی ناکامی امریکہ کو معاشی و اخلاقی موت سے دوچار کر سکتی ہے۔

صدام حسین اور عراقی عوام کی جانب سے غیر معمولی مزاحمت جہاں امت مسلمہ کے لئے نیک شگون کا درجہ رکھتی ہے، وہیں خوفناک اندیشوں کا ایک سیلاب بھی اس کے جلو میں موجزن نظر آتا ہے۔ یہ صورتِ حال امریکی صدر کی جھنجلاہٹ اور اشتعال میں مزید اضافے کا موجب بن سکتی ہے۔ اپنے ناپاک عزائم کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ اور مزاحمت کو حرفِ غلط کی طرح مٹانے کے لئے امریکہ بڑے سے بڑا اقدام اٹھانے سے دریغ نہیں کرے گا۔ خود کو عراقی عوام کے مسیحا کے طور پر پیش کرنے والا جارج بش ہلاکو خان بن کر کیمیائی یا ایٹم بم کے ذریعے عراقی عوام کا نام و نشان مٹانے سے بھی باز نہیں رہے گا، اعاذنا اللہ من ذٰلک۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)